نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

نئے فوجی حکمرانوں کی آمد، توقعات و خدشات اور متکبر و غدار حکمرانوں کی کوچہ ء اقتدار سے بے دخلی

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

گزشتہ ڈھائی سال سے متکبر حکمرانوں نے ملک وملت کو جس کرب اور اذیت میں مبتلا کر دیا تھا خداوند تعالیٰ نے پردہ ء غیب سے ان کی رخصتی کا ساماں فراہم کر دیا۔ ملک وملت سے ظلمت شب کی سیاہی تو دور ہو گئی ہے لیکن قوم جس حقیقی سحر کی متلاشی تھی اب تک سیاسی افق سے اس کی تابناک کرنیں نہیں پھوٹیں۔ قوم کو امید ہے کہ یہ دھندلکا جلد ہی صبح صادق میں بدل جائے گا۔

مطلق العنان نواز شریف کا کوچہ اقتدار سے نکالا جانا اس مرتبہ اتنا آسان نہیں تھا۔ کیونکہ اس نے اپنے ایوان اقتدار کو تقریباً ہر سمت سے محفوظ کر لیا تھا۔ اس بار اقتدار میں آتے ہی اس نے پارلیمنٹ، آٹھویں ترمیم سے چھٹکارا، عدلیہ، صدر مملکت، فوج اور امریکہ سمیت قوت کے تمام سرچشموں سے بظاہر اپنے آپکو سیراب کر لیا تھا۔ اور وہ قصر حکومت میں چین کی نیند سو رہا تھا۔ اگرچہ پاکستانی عوام اور درودیوار مسلسل حکمرانوں کی ناعاقبت اندیش پالیسیوں کے باعث بلک رہے تھے۔ مگر اس بوالہوس کو اپنے ذاتی مفادات، کاروباری معاملات، امریکی ایجنڈے کی تکمیل، گجرال اور واجپائی سے پینگیں بڑھانے اور کرکٹ کے کھیل کے سوا ملک وملت کی بھلائی کے کاموں سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ نشہ اقتدار کے ترنگ میں آکر معزولی اقتدار سے چند روز پیشتر میاں نواز شریف نے لاہور میں یہ اعلان کیا تھا کہ "اپوزیشن اور میرے تمام مخالفین چاہیں جو بھی کریں وہ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اور میں یوں ہی کرکٹ کھیلا کرونگا۔" پھر اسی طرح وزیر اعظم کے بھائی (سابق)

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز "شریف" نے بھی اعلان کیا تھا کہ آئندہ بیس برس تک اقتدار سے انہیں کوئی بھی الگ نہیں کرسکتا۔ لیکن چشم فلک نے چند روز بعد ہی ان متکبروں کے کوچہ اقتدار سے پھینکے جانے کا عبرت انگیز منظر دیکھا۔ ؎

غرۂ اوجِ عروج عالم امکاں نہ ہو اس بلندی کے نصیبوں میں ہے پستی ایک دن (غالب)

جو حکمران "بھاری مینڈیٹ" اور "عوامی حمایت کے دعویدار تھے انکے سیاسی جنازہ اٹھائے جانے پر نہ کسی نے احتجاج کیا اور نہ ہی کسی کی آنکھ نمناک ہوئی۔

ع شمع مزار تھی نہ کوئی سوگوار تھا

بھاری مینڈیٹ کی دعویدار حکومت کے غبارے سے ہوا اتنی تیزی اور خاموشی سے خارج ہوئی جیسا کہ اس میں ہنگامی بنیادوں پر بھری گئی تھی -- جس قوت نے انہیں اقتدار کی "خلعتِ فاخرہ" عطا کی تھی اُسی نے حکمرانوں کا منہ کالا کرانے کے بعد انہیں ذلت ورسوائی کے قعر مذلت میں پھینک دیا۔ پوری قوم نے فوجی حکمرانوں کے اس کارنامے کو سراہا اور غدار حکمرانوں کی "ناگہانی موت" پر ملک بھر میں جشن منایا گیا۔ تب میاں نواز شریف اور اسکے حواریوں کو اس بات کا اندازہ ہوا کہ ع کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

نواز شریف اور شہباز شریف کے ملک دشمن اقدامات نے پوری قوم کے وقار بلکہ مقدر کو داؤ پر لگادیا تھا۔ کارگل سے نواز شریف کی پسپائی نے گزشتہ چند ماہ سے سنبھلنے نہیں دیا تھا۔ واپسی کے کمزور قدموں کی لڑکھڑاہٹ صاف سنائی دے رہی تھی۔ اسی لئے یہ دونوں بھائی حکومت بچانے کے لئے اپنے "قبلہ وکعبہ "امریکہ بھاگ کر سجدہ ریز ہو چکے تھے۔ بقول محمد اظہار الحق کہ

؎ غلام بھاگتے پھرتے ہیں مشعلیں لے کر محل پہ ٹوٹنے والا ہو آسمان جیسے

ہم نے (۵ اکتوبر ۹۹ء) کے شمارے کے ادارتی کالم میں حکومت کی تبدیلی اور سازشوں کے بارے میں صاف طور پر بیان کردیا تھا۔ کہ "اب قوم مسلم لیگ، پیپلز پارٹی اور انکے حواریوں سے متنفر ہو چکی ہے۔ ان دونوں جماعتوں اور مفاد پرست طبقوں سے بغاوت پر اتر آئی ہے کہ اتار چڑھاؤ کا یہ گھناؤنا کھیل آخر کب تک چلتا رہیگا؟ اب قوم کے صبر کی تمام حدیں منہدم ہونے کو

ہیں۔ کسی بھی وقت عوامی ریلا انقلاب فرانس، انقلاب ایران اور خصوصاً انقلاب طالبان کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔" "نئے سیاسی حالات اور آئندہ پیش آنے والی بڑی متوقع تبدیلی نے ایک نئی فضا کو اپنی کوکھ سے جنم دیا ہے۔" حکمران اگر چند روز مزید بر سر اقتدار رہتے تو نہ معلوم کہ ملک و ملت کا کیا حشر ہوتا۔ اسلیئے ہم نے تبدیلی سے صرف چند روز قبل یہ لکھا "قارئین کرام! ملک میں ان دنوں امریکہ کو خوش کرنے کیلئے "شریف" برادران جو کچھ کر رہے ہیں تو ان حالات میں صاف نظر آرہا ہے کہ خدانخواستہ (خاکم بدہن) ملک و ملت دونوں صرف چند ماہ کے مہمان ہیں۔" (5 اکتوبر 99ء) جسکا اعتراف اب جنرل مشرف اور ملک کے تمام سنجیدہ اور بہی خواہ طبقے کر رہے ہیں۔ لیکن حکمرانوں کی ساری تدبیریں رائیگاں گئیں۔

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا دیکھا اس بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا

سیاسی بصیرت اور جذبہ حب الوطنی سے عاری سابق وزیر اعظم کا تمام دورِ حکومت افراتفری اور خود پیدا کردہ بحرانوں کی زد میں رہا۔ ہوس اقتدار و اختیار کے حصول میں قومی اداروں کو تباہ کرنے کا کھیل شروع دن ہی سے کھیلا جا رہا تھا۔ وزیر اعظم پاکستان نے ہی سپریم کورٹ اور عدلیہ کو بے توقیر کیا۔ اپنے مذہب کے خلاف یہود و ہنود اور نصاریٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے بڑے پیمانے پر اقدامات کئے۔ "واشنگٹن پوسٹ" کے مطابق پاکستان کی شہ رگ کشمیر کو تقسیم کرنے کا فریم ورک مکمل ہو چکا تھا۔ تحریک طالبان افغانستان اور عظیم لیڈر اسامہ بن لادن جو امت مسلمہ اور بالخصوص پاکستانی قوم کے دلوں کی دھڑکن اور روح جان ہیں کے خلاف سازشوں اور نفرتوں کا جال بُنا جا چکا تھا۔ پاکستان کے دینی مدارس جو اسلامی اقدار اور دینی و ملی حمیت کے مراکز ہیں کے خلاف فرقہ واریت کی آڑ میں بہت بڑا آپریشن ہونے والا تھا۔ پاکستان کے واحد مستحکم اور اتحاد و یکجہتی کی لڑی میں پروئے ہوئے ادارہ افواج پاکستان کے خلاف بہت بڑا پلان تیار کیا جا چکا تھا۔ جسکے مطابق فوج میں تفرقہ اور گروپ بندی ڈالنا انکا بڑا مقصد تھا۔ اسی طرح افواج پاکستان میں بڑے عہدوں پر فائز اسلامی حمیت کے جذبے سے سرشار لوگوں کی چھانٹی اور فوج میں جذبہ جہاد اور دینی و اسلامی حمیت پیدا کرنے والے مواد اور عناصر کو ختم کرنا سر فہرست تھا۔ لیکن خدا کی لاٹھی بے آواز

ہے۔ جب پڑتی ہے تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا ؎ چوب خدا صدا ندارد　وقتیکہ زند دوا ندارد

فاذا هی تلقف ما یا فکون ۔ کارگل کے شہداء مجاہدین اسلام اور طالبان افغانستان کا خون نہ اتنا ارزاں تھا اور نہ ہی اتنا سرد جس سے قوم اور خداوند قدوس صرف نظر کرتے۔ اس خونِ مقدس کی حدت اور گرمی نے تو جامد اور یخ بستہ کارگل کی پہاڑیوں اور سنگلاخ وادیوں کو بھی گرما دیا تھا۔ لیکن میاں نواز شریف جیسے وطن دشمن کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ عرش بریں کے مکینوں کو تو جلال میں آنا ہی تھا۔ اللہ نے انہیں ہمیشہ کیلئے گمنامی اور غداری کے اندھیروں میں پھینک دیا ہے۔ گزشتہ دنوں ڈاک والوں نے نواز شریف کے نام آنے والے تمام خطوط کو انکے مقام کے عدم پتہ اور عدم دستیابی کی بنا پر واپس کر دیا....... کیا عبرت حاصل کرنے والی آنکھ اور سوچنے والے دماغ کیلئے یہ واقعہ درس عبرت نہیں؟ ؎

غرور تھا نمود تھی ہٹو بچو کی تھی صدا　اور آج تم سے کیا کہوں لحد کا بھی پتہ نہیں

ان فی ذالك لذکریٰ لمن کان له قلب او القی اسمع وهو شهید (الایة)

نواز شریف، میاں شہباز شریف اور انکے حواریوں کے ساتھ پیش آنے والے عبرت ناک واقعات پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت پر ایمان مزید محکم ہو جاتا ہے۔ کرۂ ارض پر کئی مطلق العنان متکبر حکمران بڑی آن بان، ٹھاٹ باٹ اور کر و فر کے ساتھ آئے لیکن بڑی بے عزتی کے ساتھ رخصت ہوئے۔ پھر بھی بعد میں آنے والے حکمرانوں نے ان سے کوئی درس عبرت حاصل نہیں کیا۔ آج سابقہ حکومت اور مغرور حکمرانوں کا حشر دیکھ کر میر تقی میر کے سبق آموز اشعار یاد آ رہے ہیں۔ ؎

کل پاؤں ایک کاسۂ سر پر جو آپڑا　یکسر وہ استخوان شکستہ سے چور تھا

کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بے خبر　میں بھی کبھی کسی کا سر پُر غرور تھا

چند گزارشات نئے آنے والے حکمرانوں سے جنہیں خدا نے بھٹکی ہوئی قوم کی کشتی ساحلِ عافیت تک لیجانے کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ نادر موقع فوجی حکمرانوں کیلئے ہماری نظر میں آخری چانس ہے۔ اگر انہوں نے بھی حالات اور ملک کو صحیح سمت میں نہیں ڈالا تو پھر مستقبل میں پاکستان کی تاریخ میں فوجی حکمرانوں کی آمد کا خیر مقدم نہیں کیا جائیگا۔ اگر انہوں نے بھی ماضی کے حکمرانوں

کی روایتی روش اور مصلحت کیش پالیسی کا وطیرہ اپنائے رکھا تو لوگ خدانخواستہ آئندہ خضر و مسیحا سے بھی دور بھاگیں گے۔ خدا کرے کہ ہمارے یہ مجاہد و غازی فوجی حکمران صحیح معنوں میں کردار کے غازی بن جائیں۔ اور ملک و ملت کے خلاف جتنے بھی محاذ کھلے ہیں ان پر یہ سرخرو ہو جائیں۔

حکمرانوں کیلئے اہم بات یہ ہے کہ اپنی ترجیحات میں اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ آپ کا اقتدار عارضی ہے دائمی نہیں۔ جن حالات میں آپ نے اقتدار سنبھالا تو اس تناظر میں آپ کا یہ اقدام پاکستانی قوم اور خصوصاً دینی جماعتوں نے سراہا۔ غداروں اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے بعد آپ وفاق کو مضبوط کرنے اور قومی اداروں کی تعمیر نو کیلئے بھی ہنگامی بنیادوں پر کام کریں۔ اس کیساتھ مستقبل کے آنے والے حکمرانوں کیلئے فولاد کا ایک ایسا شکنجہ چھوڑ جائیں جس میں انہیں ذاتی مفادات دین اور وطن سے غداری کرنے کیلئے ہاتھ پاؤں ہلانے کی گنجائش نہ ہو۔ اور انکے لئے بخوشی یا بامرِ مجبوری قانون و آئین پر عمل درآمد کئے بغیر چارۂ کار ممکن نہ ہو۔ اس کیلئے خصوصاً انتخابی عمل کی مکمل تطہیر ہونی چاہیے۔ دفعہ 62 ایک ایسا ترازو ہے جس میں انتخابی امیدواروں کو آسانی کیساتھ پرکھا جاسکتا ہے۔ ہماری رائے میں موجودہ کرپٹ ممبران کی قومی و صوبائی اسمبلیاں اور سینٹ کو فوراً تحلیل کردینا چاہیے۔ کیونکہ ان میں اسی کرپٹ نظام کے علمبردار، قرض نادہنگان، ملی غدار، فاسق و فاجر موجود ہیں۔ خدا کیلئے قوم کو دوبارہ ان غنڈوں کے سپرد نہ کیا جائے۔ اسی طرح ملک کے سب سے اہم ترین ادارہ عدلیہ پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کرپشن، رشوت خوری اور سیاسی اثر ورسوخ نے عدلیہ کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ گزشتہ ادوار میں جہاں ملک کے تمام ادارے تباہ ہوئے وہاں عدلیہ جیسے معتبر اور اعلیٰ ترین حکومتی ادارے (عدلیہ) کو بھی نہیں بخشا گیا۔ عدل و انصاف فراہم کرنے والا یہ ادارہ ملک و ملت کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ خود عدلیہ نے بھی اپنے وقار کو مجروح کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جیسا کہ چند ماہ قبل سپریم کورٹ نے مسلم لیگی غنڈوں کو سپریم کورٹ پر حملہ کرنے کے جرم میں باعزت بری کر کے اپنے ہی ہاتھوں سے توہین عدالت کا دروازہ کھول دیا۔ اس سلسلے میں ہمیں معروف کالم نگار اردشیر کاؤس جی کے بعض خیالات سے مکمل اتفاق ہے۔ قوم کو امید